جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: محمد حسن الیاس

انسان کی تخلیق اور علم الٰہی

۱

عَنْ عَائِشَةَ[۱]، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ يَبْعَثُ مَلَكًا، فَيَدْخُلُ الرَّحِمَ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، مَاذَا؟ فَيَقُولُ: غُلَامٌ أَوْ جَارِيَةٌ[۲]. أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَ فِي الرَّحِمِ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ؟ فَيَقُولُ: شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، مَا رِزْقُهُ؟ فَيَقُولُ: كَذَا وَكَذَا.فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، مَا أَجَلُهُ؟ فَيَقُولُ: كَذَا وَكَذَا.قَالَ: فَيَقُولُ: يَارَبِّ، مَا خَلْقُهُ؟ قَالَ: فَمَا شَيْءٌ إِلا يُخْلَقُ مَعَهُ فِي الرَّحِمِ»[۳].

ام المومنین سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جب کسی کی تخلیق کا ارادہ کرتا ہے تو ایک فرشتہ بھیجتا ہے۔ وہ فرشتہ رحم میں داخل ہوتا اور کہتا ہے: پروردگار، یہ کیا ہے؟ اللہ بتاتا ہے کہ لڑکا ہو گا یا لڑکی یا پھر جو کچھ اللہ رحم میں تخلیق کرنا چاہتا ہے۔

پھر فرشتہ پوچھتا ہے: پروردگار، یہ بدبخت ہو گا یا خوش بخت؟ اِس پر بھی اللہ بتا دیتا ہے کہ وہ کیا ہو گا، بدبخت یا خوش بخت؟ پھر وہ پوچھتا ہے: پروردگار، اِس کا رزق کیا ہو گا؟ اللہ وہ بھی بتا دیتا ہے کہ اتنا اور اتنا۔ پھر پوچھتا ہے: پروردگار، اِس کی موت کا وقت کیا ہے؟ اللہ اِس کا جواب بھی دے دیتا ہے کہ فلاں اور فلاں۔ اِس کے بعد فرشتہ پوچھتا ہے کہ پروردگار، اِس کی فطرت کیا ہو گی؟ اِس کے جواب میں اللہ فرماتا ہے: وہی جو اِس کے ساتھ رحم میں بنا دی جائے گی۔[1]

۱۔ یہ علم الٰہی کا بیان ہے۔ اِس میں جو چیزیں مذکور ہیں، وہ سب اُسی قانون کے مطابق ظاہر ہوتی ہیں، جو دنیا میں انسان کے ابتلا کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ چنانچہ خوش بختی اور بدبختی، رزق، موت اور فطرت میں سے جو چیز بھی اِس قانون کی رو سے انسان کے اختیار میں دی گئی ہے، اُس کا ظہور اُسی وقت ہوتا ہے، جب انسان اپنا یہ اختیار استعمال کرتا ہے۔ یہی اختیار اُس کا اصلی امتیاز ہے۔ یہ اُس کے پروردگار نے اُسے دیا ہے اور دنیا اور آخرت، دونوں میں وہ اِسی اختیار کی بنیاد پر مسئول ٹھیرایا جاتا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۳۲۷۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مسند اسحاق، رقم ۷۵۴۔ الشریعۃ، آجری، رقم ۳۹۴۔ الابانۃ الکبریٰ، ابن بطہ، رقم ۸۱۰۔

۲۔ مسند اسحاق کا جو حوالہ اوپر مذکور ہے، اُس میں 'غُلَامٌ أَوْ جَارِيَةٌ' کے بجاے یہاں 'ذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۳۔ مسند اسحاق میں اِس جگہ یہ جملہ نقل ہوا ہے: 'فَلَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا فَعَلَهُ فِي الرَّحِمِ'، یعنی وہی جو اُس نے رحم میں بنا دیا، وہ اِس کے سوا کچھ نہیں کہتا۔ ملاحظہ ہو: رقم ۸۷۱۔

— ۲ —

أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ حَدَّثَهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ

أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ[1]، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ، يَقُولُ: «إِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ[2] أَرْبَعِينَ لَيْلَةً[3]، ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ»[4]، قَالَ زُهَيْرٌ: حَسِبْتُهُ، قَالَ: «الَّذِي يَخْلُقُهَا، فَيَقُولُ: يَارَبِّ، أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى؟ فَيَجْعَلُهُ اللهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى، ثُمَّ يَقُولُ: يَارَبِّ أَسَوِيٌّ أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ؟ فَيَجْعَلُهُ اللهُ سَوِيًّا أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ، ثُمَّ يَقُولُ: يَارَبِّ، مَا رِزْقُهُ، مَا أَجَلُهُ، مَا خُلُقُهُ؟ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللهُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا».[5]

ابو طفیل بیان کرتے ہیں کہ میں ابو سریحہ حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو اُنھوں نے کہا: میں نے اپنے اِن دونوں کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: نطفہ چالیس راتیں رحم میں رہتا ہے، پھر فرشتہ اُس کی صورت گری شروع کرتا ہے۔[1] زہیر کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ اُنھوں نے کہا: وہی فرشتہ جو اُس کی تخلیق پر مقرر ہے،[2] اور کہتا ہے: اے میرے رب، عورت ہو گی یا مرد ہو گا؟ پھر اللہ تعالیٰ اُس کے مرد یا عورت ہونے کا فیصلہ کر دیتا ہے۔ پھر وہ کہتا ہے: اے میرے رب، یہ ہر لحاظ سے درست ہو گا یا ناقص رہ جائے گا؟ پھر اللہ تعالیٰ اُس کے درست یا ناقص رہ جانے کا بھی فیصلہ کر دیتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار، اِس کا رزق کتنا ہو گا؟ اِس کی مدت حیات کتنی ہو گی اور اِس کا اخلاق کیسا ہو گا؟ اِس کے جواب میں اللہ تعالیٰ اُس کے بد بخت یا خوش بخت ہونے کے بارے میں بھی طے کر دیتے ہیں۔[3]

۱۔ اِس سے معلوم ہوا کہ عالم طبیعی میں جو کچھ اُس کے قوانین کے مطابق ظاہر ہوتا ہے، اُس کی نگرانی بھی ہر مرحلے پر اللہ کے فرشتے کر رہے ہوتے ہیں۔ روایت میں چالیس دن کی جس مدت کا ذکر ہے، یہ کم وبیش وہی ہے جو 'نطفة' سے 'علقة' تک گزرتی ہے۔ سورۂ مومنون (۲۳) کی آیات ۱۲-۱۴ میں بھی یہ اِسی طریقے سے مذکور ہے۔ آگے کی روایتوں میں جو مراحل بیان ہوئے ہیں، وہ بھی قرآن کی آیات کے بالکل مطابق ہیں۔

۲۔ یعنی تخلیق کے عمل کی نگرانی کر رہا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۳۔ یعنی فرشتوں کو بتا دیتے ہیں تاکہ آگے کے احوال میں جو کچھ وہ اپنے اختیار سے کرے گا، فرشتے اُس کے لحاظ سے اپنی ذمہ داریاں انجام دے سکیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۴۷۹۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

الآثار، ابن وہب، رقم ۱۸، ۲۰، ۲۱۔ مسند حمیدی، رقم ۸۰۰۔ مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۸۲۱۔ صحیح مسلم، رقم ۴۷۸۹، ۴۷۹۰۔ الآحاد والمثانی، ابن ابی عاصم، رقم ۹۲۰۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۲۲۴۶، ۲۲۴۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۳۱۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۲۹۷۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۱۹۲، ۱۴۱۹۳۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہی مضمون جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے۔ اُن سے اِس کے مصادر یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۴۹۶۹۔ الآثار، ابن وہب، رقم ۱۷۔ السنۃ، ابو عاصم، رقم ۱۴۲۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۳۲۷۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۳۱۲۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۷۲۵۔

۲۔ ابن وہب کی الآثار، رقم ۲۱ میں اِس جگہ یہ جملہ نقل ہوا ہے: 'إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ الْعَبْدَ، قَالَ الْمَلَكُ'، یعنی اللہ جب اپنے بندے کو تخلیق کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے۔

۳۔ آگے کی روایات سے واضح ہوتا کہ یہ چالیس چالیس دنوں کے تین مراحل کے بعد کی حالت کا بیان ہے۔ بعض روایتوں میں یہاں بیالیس یا پینتالیس دن کا ذکر بھی ہوا ہے۔ یہ سیدنا حذیفہ کا بیان ہے یا کسی راوی کا تردد، اِس کے بارے میں کوئی بات حتمی طور پر نہیں کہی جا سکتی۔ اِس اختلاف کے لیے ملاحظہ ہو: مسند احمد، رقم ۱۵۸۰۵۔ صحیح مسلم، رقم ۴۷۸۸۔

۴۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۲۲۴۷ میں اِس جگہ 'ثُمَّ بَعَثَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكًا، فَصَوَّرَهَا، وَخَلَقَ سَمْعَهَا، وَبَصَرَهَا، وَجِلْدَهَا، وَلَحْمَهَا، وَعِظَامَهَا' کا اضافہ نقل ہوا ہے، یعنی اللہ اُس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اُس کی صورت گری کرتا اور اُس کے کان، آنکھ، کھال، گوشت اور ہڈی بناتا ہے۔

۵۔ مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۸۲۱ میں اِس جگہ یہ اضافہ نقل ہوا ہے 'فَيَقْضِي اللهُ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ تُطْوَى الصَّحِيفَةُ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ'' چنانچہ اللہ فیصلہ کرتا ہے اور اُسے فرشتہ لکھ لیتا

www.javedahmadghamidi.com

ہے۔ پھر وہ صحیفہ لپیٹ دیا جاتا ہے، جس کے بعد اُس میں نہ کچھ بڑھایا جا سکتا ہے، نہ کم کیا جا سکتا ہے۔''

ــ ۳ ــ

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ،[۱] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَرَادَ اللهُ أَنْ يَخْلُقَ نَسَمَةً، قَالَ مَلَكُ الأَرْحَامِ مُعْرِضًا: يَا رَبِّ، أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ فَيَقْضِي اللهُ أَمْرَهُ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ، أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَيَقْضِي اللهُ أَمْرَهُ، ثُمَّ يَكْتُبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَا هُوَ لاقٍ حَتَّى النَّكْبَةَ يُنْكَبُهَا».

عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی نفس کو تخلیق کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو رحم میں موجود فرشتہ سوال کے بعد سوال پوچھتا ہے، یعنی پروردگار، یہ مرد ہے یا عورت؟ سو اللہ اُس کے جواب میں اِس کا فیصلہ کر دیتا ہے۔ پھر وہ پوچھتا ہے کہ اے میرے رب، یہ نیک بخت ہو گا یا بد بخت؟ اللہ اِس کا بھی فیصلہ کر دیتا ہے۔ اِس کے بعد وہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہر وہ چیز لکھ دیتا ہے جو اُس کو پیش آئے گی، یہاں تک کہ وہ مصیبت بھی جو اُسے لاحق ہو گی۔[۱]

۱۔ اِس لکھنے سے کیا مراد ہے، اور فرشتے کس طرح اِسے پڑھتے ہیں؟ یہ امور متشابہات میں سے ہے۔ اِس طرح کے امور میں اللہ کا حکم یہی ہے کہ لوگ اِن کی حقیقت کے درپے نہ ہوں۔ یہ قیامت ہی میں سامنے آئے گی۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح ابن حبان، رقم ۶۳۱۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

الآثار، ابن وہب، رقم ۱۷۔ السنۃ، ابو عاصم، رقم ۱۴۲۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۳۲۷۷۔ صحیح ابن حبان، رقم

۶۳۱۲۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۷۲۵۔

—— ۴ ——

عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ[1] فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ، فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا[2]، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ».[3]

ابن محیریز نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ میں اُن کے پاس بیٹھ گیا اور اُن سے عزل کے متعلق سوال کیا۔ اُنھوں نے بتایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بنی المصطلق کے لیے نکلے۔ اِس غزوے میں ہمیں اہل عرب کے کچھ قیدی ملے۔ اُس وقت ہمیں عورتوں کی خواہش ہو رہی تھی اور اُن کے بغیر رہنا سخت مشکل ہو گیا تھا۔ اِس طرح کی صورت حال میں ہم عزل کو پسند کرتے تھے۔ چنانچہ اب بھی یہی ارادہ ہوا کہ عزل کر لیں گے۔[1] لیکن پھر خیال ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں تو آپ سے پوچھے بغیر عزل کر لیں؟ اِس پر ہم نے آپ سے اِس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: تم نہ کرو تو پھر بھی کچھ حرج نہیں، اِس لیے کہ قیامت تک جو جان بھی پیدا ہونے والی ہے، وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔[2]

---

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

۱۔ یعنی اگر قیدیوں میں لونڈیاں بھی ہوئیں اور لڑنے والوں کو دے دی گئیں تو اُن سے عزل کر لیں گے۔ یہ اِس لیے فرمایا کہ لونڈی غلام اُس زمانے کی جنگوں میں اپنے آقاؤں کے ساتھ لازماً شریک ہوتے تھے۔

۲۔ مطلب یہ ہے کہ تمھاری یہ تدبیر خدا کے کسی فیصلے کو روک نہیں سکتی۔ اُس کی حکمت کا تقاضا اگر یہ ہوا کہ بچے کو دنیا میں آنا ہے تو وہ آ کر رہے گا۔ تدبیر اور تقدیر کے تمام معاملات میں خدا کے پیغمبر کی یہی نصیحت ہے جو ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہیے۔ اِسی سے فکر و خیال اور علم و عمل میں وہ توازن پیدا ہوتا ہے جو اسلام میں مطلوب ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۳۸۴۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

حدیث مجاعۃ بن زبیر، رقم ۱۸۔ مشیخۃ ابن طہمان، رقم ۵۴، ۹۳۔ موطا امام مالک، رقم ۹۰۹، ۱۲۳۰۔ حدیث اسماعیل بن جعفر، رقم ۳۴۳۔ مسند عبد اللہ بن مبارک، رقم ۱۸۷۔ مسند طیالسی، رقم ۲۲۷۵، ۲۲۷۷، ۲۲۹۳، ۲۳۰۷۔ مصنف عبد الرزاق، رقم ۱۲۱۹۷، ۱۲۲۲۳۔ مسند الحمیدی، رقم ۷۲۱، ۷۲۲۔ سنن سعید بن منصور، رقم ۹۱۸، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵۔ مسند ابن الجعد، رقم ۱۰۱۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۵۳۴، ۳۶۱۳۷۔ مسند احمد، رقم ۱۰۸۶۸، ۱۰۹۵۶، ۱۱۲۲۶، ۱۱۲۴۴، ۱۱۲۴۸، ۱۱۲۸۹، ۱۱۳۳۲، ۱۱۳۵۲، ۱۱۳۸۶، ۱۱۴۳۲، ۱۱۴۳۴، ۱۱۴۷۴، ۱۱۴۷۷، ۱۱۵۳۴، ۱۱۶۲۷، ۱۱۶۶۱، ۱۱۶۶۷، ۱۱۶۹۱۔ سنن دارمی، رقم ۲۱۵۵، ۲۱۵۶۔ صحیح بخاری، رقم ۲۰۸۷، ۲۳۶۸، ۳۸۴۸، ۴۸۳۵، ۶۱۴۱، ۶۸۸۴۔ صحیح مسلم، رقم ۲۶۰۷، ۲۶۰۸، ۲۶۰۹، ۲۶۱۰، ۲۶۱۳۔ سنن ترمذی، رقم ۱۰۵۳۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۹۱۶۔ سنن ابو داؤد، رقم ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۴۸۹۹، ۴۹۰۰، ۴۹۰۱، ۴۹۰۲، ۴۹۰۳، ۴۹۰۴، ۵۲۹۹، ۷۳۹۱، ۷۳۹۲، ۸۷۴۶، ۸۷۴۷، ۸۷۴۸، ۸۷۴۹، ۸۷۵۰، ۸۷۵۱، ۸۷۵۲، ۸۷۵۶۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۳۲۹۳۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۰۳۶، ۱۱۲۰، ۱۱۳۸، ۱۲۱۷، ۱۲۳۸، ۱۲۹۵۔ حدیث علی بن حجر، رقم ۴۷۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۳۴۴۹، ۳۴۵۰، ۳۴۵۲، ۳۴۵۳، ۳۴۵۴، ۳۴۵۵، ۳۴۵۶، ۳۴۵۷، ۳۴۵۸، ۳۴۵۹، ۳۴۶۰، ۳۴۶۱، ۴۳۵۱۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۳۱۵۱، ۳۱۵۳، ۳۳۱۵، ۳۳۱۶، ۳۳۱۷، ۳۳۱۸۔ شرح معانی الآثار، رقم ۲۷، ۲۷۹۳، ۲۷۹۸، ۲۸۰۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۲۸۰، ۴۲۸۲۔ المعجم الاوسط، طبرانی،

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

رقم ۱۸۳۱۰، ۲۰۸، ۲۷۰۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۲، ۲۱۳۵۔ معرفۃ الصحابہ، ابو نعیم، رقم ۶۳۵۵۔ المسند المستخرج علیٰ صحیح مسلم، ابو نعیم، رقم ۳۱۰۳، ۳۱۰۴، ۳۱۰۵۔ سنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۱۴۰، ۱۳۲۵۰، ۱۳۲۵۳۔

۲۔ سنن ترمذی، رقم ۱۰۵۳ میں اِس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سوال بھی نقل ہوا ہے: ’فَقَالَ: ’’لِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ‘‘‘یعنی تم میں سے کوئی یہ کام کیوں کرنا چاہتا ہے؟

۳۔ صحیح مسلم، رقم ۲۶۱۲ میں اِس جگہ ’لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللهُ خَالِقُهَا‘ کے الفاظ نقل ہوئے ہیں، یعنی کوئی بھی جان جو پیدا ہونی ہے، اللہ تعالیٰ اُسے پیدا کر کے رہے گا۔ سنن سعید بن منصور، رقم ۲۰۶۵ میں اِس جگہ ’لا عَلَيْكُمْ أَلا تَفْعَلُوا، إِنْ يَكُنْ مِمَّا أَخَذَ اللهُ عَلَيْهِ الْمِيثَاقَ فَكَانَتْ عَلَى هَذِهِ الصَّخْرَةِ، أَخْرَجَهَا اللهُ‘ کا اضافہ نقل ہوا ہے، یعنی، تم نہ کرو تو پھر بھی کچھ حرج نہیں، کیونکہ اگر وہ اُن میں سے ہوا جن پر اللہ نے میثاق لے رکھا ہے، اور اِس چٹان پر بھی ہوا تو اللہ اُس کو نکال لائے گا۔ اِسی کتاب کے ایک دوسرے طریق میں ’أَخْرَجَهَا اللهُ‘ کے بجاے ’لَنُفِخُ فِيهَا الرُّوحُ‘ کے الفاظ نقل ہوئے ہیں، یعنی اُس میں روح پھونکی جائے گی۔ ملاحظہ ہو: رقم ۹۱۸۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۵ —

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ[۱]، قَالَ: ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقَالَ: «وَمَا ذَاكُمْ؟»، قَالُوا: الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ، فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ، وَالرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا، وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ، قَالَ: «فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ».

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم یہ کیوں کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: آدمی کے پاس ایسی عورت

بھی ہوتی ہے جو دودھ پلاتی ہے۔ وہ اُس سے صحبت کرلیتا ہے تو ڈرتا ہے کہ اُسے حمل نہ ٹھیر جائے۔ اِسی طرح کسی کے پاس کوئی لونڈی ہو اور وہ اُس سے صحبت کرلے تو وہ بھی نہیں چاہتا کہ اُسے حمل ٹھیرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس پر فرمایا: تم نہ کرو تو اِس میں بھی کوئی مضایقہ نہیں، اِس لیے کہ یہ سب تو تقدیر کے معاملات ہیں۔[1]

۱۔ وہی مضمون ہے جس کی وضاحت پیچھے ہو چکی ہے۔ اِس میں تدبیر سے روکنا مقصود نہیں، بلکہ اِس بات کی یاددہانی مقصود ہے کہ تدبیر کے ساتھ خدا کے فیصلوں کی بالاتری بھی ہمیشہ مستحضر رہے، اِس لیے کہ اللہ کے پیغمبر اِسی استحضار کی تذکیر کے لیے مبعوث ہوئے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۲۶۱۱ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے اِس روایت کے مصادر یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۰۸۶۸، ۱۱۴۳۲۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۳۴۵۴، ۳۴۵۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۳۳۶، ۱۴۴۲، ۲۴۹۲۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

—۶—

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ[1]، قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عَلَقَةً[2] مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ

فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلاَّ ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا».

عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا ——— اور آپ صادق بھی تھے اور مصدوق بھی ——— آپ نے فرمایا: یہ حقیقت ہے کہ تم میں سے ہر آدمی کی خِلقت اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی صورت میں جمع رہتی ہے۔ پھر اتنی ہی مدت میں لہو کی پھٹکی ہو جاتی ہے، پھر اتنی ہی مدت میں گوشت کی بوٹی بن جاتی ہے۔ اِس کے بعد فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور وہ اُس میں روح پھونکتا ہے۔ اُسے چار چیزوں کا حکم دیا جاتا ہے، یعنی اِس کا کہ اُس کی روزی لکھے، اُس کی عمر لکھے، اُس کا عمل لکھے اور یہ لکھے کہ وہ نیک بخت ہو گا یا بد بخت۔ سو میں قسم کھاتا ہوں اُس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ لاریب، تم میں سے کوئی جنتیوں کے کام کرتا ہے، یہاں تک کہ اُس میں اور جنت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے، لیکن پھر یہی نوشتہ اُس پر غالب آجاتا ہے اور وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے، لہٰذا دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح تم میں سے کوئی عمر بھر دوزخیوں کے کام کرتا ہے، یہاں تک کہ اُس میں اور دوزخ میں ہاتھ بھر سے زیادہ کا فرق نہیں رہ جاتا، لیکن پھر یہی نوشتہ غالب آجاتا ہے، اور وہ جنتیوں کے کام کرنے لگتا ہے، لہٰذا جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔[1]

ا۔ مطلب یہ ہے کہ علم الٰہی کبھی غلط نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انسان کی خلقت کے وقت فرشتوں کو بتا دیا تھا، بالآخر وہی ہو کر رہتا ہے۔ تاہم جو کچھ ہوتا ہے، انسان کے ارادہ و اختیار سے ہوتا ہے۔ یہ ارادہ و اختیار اُسی پروردگار کا دیا ہوا ہے۔ انسان اگر خدا کے ہاں مسئول ہے تو اِسی ارادہ و اختیار کی بنا پر ہے اور اُسے یہ حقیقت ہمیشہ پیش نظر بھی رکھنی چاہیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اِن روایتوں کی نسبت اگر صحیح ہے تو آپ نے یہ حقائق اِسی مقصد سے بیان فرمائے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۶۱۳۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

جامع معمر بن راشد، رقم ۶۹۸۔ مسند طیالسی، رقم ۲۹۳۔ مسند حمیدی، رقم ۱۲۵۔ مسند ابن جعد، رقم ۲۲۶۳۔ مسند احمد، رقم ۳۴۹۳، ۳۸۰۳، ۳۹۵۱، ۴۳۲۲۔ صحیح بخاری، رقم ۲۹۸۷، ۳۱۰۵، ۶۱۳۳، ۶۹۲۴۔ صحیح مسلم، رقم ۴۷۸۷، ۴۷۸۹۔ سنن ابوداؤد، رقم ۴۰۸۷۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۷۔ مسند بزار، رقم ۱۳۹۹، ۱۴۷۴، ۱۵۸۸۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۰۷۳۳۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۰۹۶۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۳۲۷۳، ۳۲۷۴، ۳۲۷۵۔ شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۴۶۷۱۔ مسند شاشی، رقم ۶۲۴، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۳۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۳۰۸۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۰۲۹۱۔ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۱۹۹، ۴۴۳۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۱۷۵۳، ۴۷۰۰۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۳۴۲۲ میں اِس جگہ 'عَلَى حَالِهَا، لَا تَغَيَّرُ' کا اضافہ نقل ہوا ہے، یعنی وہ اِسی حالت میں رہتا ہے اور (اگلے مرحلے تک) کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، على بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع، ابوالحسين عبد الباقى. (١٤١٨هـ/١٩٩٨م). **معجم الصحابة**. ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة المكرمة: نزار مصطفى الباز.

ابن ماجة، ابو عبد الله محمد بن يزيد القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب**. ط١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم، احمد بن عبد الله اصفهانى (د.ت). **معرفة الصحابة**. ط١. تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسمٰعيل. (١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح**. ط٣. تحقيق: مصطفى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني ابو محمد محمود بن احمد. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤ھ/١٩٩٤م). **السنن الكبرى**. ط١. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين عبد الرحمٰن بن ابوبكر السيوطي. (١٤١٦ھ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**. ط ١. تحقيق: أبو إسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠ھ). **مسند الشاشي**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين الله. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي. (١٤٠٠ھ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **الجامع الصحيح**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦ھ/١٩٨٦م). **السنن الصغرى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١ھ/١٩٩١م). **السنن الكبرى**. ط١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.org